بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۴۴۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ خطبہ نمبر ۶۲۴

یوم جمعۃ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۰ ھ ۔ ۱۱ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۳۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ راخاء / اکتوبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں لنڈن سے آنے والی ۱۰ر اکتوبر کی آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کے اس کامیاب و کامران دورے کی برکات اور معجزانہ نتائج میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ حضور کے جملہ مقاصد دینیہ میں غیر معمولی برکات عطا کرے اور اپنے فضل و کرم سے ہر گھڑی نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضلوں برکات اور انعامات کے طفیل

گیمبیا کے قائمقام صدر کے ہاتھوں نئے احمدیہ ہسپتال کا سنگِ بنیاد

آنے والے وقت میں احمدیہ مشن اور گیمبیا کی حکومت کے تعاون میں اضافہ ہوگا

تقریب کے موقعہ پر قائمقام صدر موسیٰ کمارا کا حاضرین سے خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیہ اینٹ بطور سنگِ بنیاد رکھی گئی ۔ امیر جماعت گیمبیا کی کیبل گرام

بانجل۔ (گیمبیا) گیمبیا کے قائمقام صدر عزت مآب آسان موسے کمارا نے ۳ر اکتوبر کو یہاں ایک نہایت باوقار تقریب میں پہلے سپیشلسٹ احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ الحمد للہ

گیمبیا کے مبلغ انچارج مکرم مولوی داؤد حنیف صاحب نے بذریعہ کیبل گرام الفضل کو اطلاع دی ہے کہ گیمبیا کے مشہور بانجل کے نواح میں تولن گنجانگ کے مقام پر یہ تقریب منعقد ہوئی۔ سنگ بنیاد کی اینٹ وہ تھی جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی دعا فرمائی تھی۔ اس مقصد کے لئے اس جگہ پر ایک نہایت باوقار اور کامیاب تقریب منعقد کی گئی۔

اس موقعہ پر گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے امیر نے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ تعلیمی اور طبی خدمات کے میدان میں دنیا بھر میں جماعت کی خدمات کا ذکر کیا خصوصی طور پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم کردہ نصرت جہاں سکیم کے تحت ہونے والی خدمات کی وضاحت کی۔

قائمقام صدر ہز ایکسی لینسی کمارا نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ اور توقع ظاہر کی آنے والے وقت میں جماعت احمدیہ اور حکومت گیمبیا کے درمیان تعاون میں مزید اضافہ ہوگا۔

اس تقریب میں کابینہ کے وزراء سفیر صاحبان اور حکومت کے اعلیٰ سول اور فوجی حکام نے شرکت کی۔ تقریب کے آخر میں حاضرین کی تواضع مشروبات سے کی گئی۔ کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ احمدیہ ہسپتال کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جانوروں کی قربانی بھی پیش کی گئی۔

سنگِ بنیاد رکھے جانے کی اس تقریب کو ریڈیو اور اخبارات میں نمایاں سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مغربی افریقہ کے اس ملک میں احمدیہ ہسپتال کا قیام مبارک کرے۔ اور محض اپنے فضل سے اس ہسپتال کی قبولیت میں اضافہ کرے۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور انعامات کا مینہ برسائے آمین

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ واری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ فیل ہو) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے گا۔ وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کرے گی۔

۷ر مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر جو بچے مجھے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی"

جلسہ سالانہ

کے انتظامات شروع ہیں۔ احباب ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر۔ سید عبد الحی ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

خطبۂ عید الاضحیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

وہی قوم ترقی کرتی ہے جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کو اپنے سامنے رکھے اور دنیا کو قربانی اخلاق اور روحانیت کا سبق دے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

فرمودہ ۱۰؍ اگست ۱۹۵۴ء ۔ بمقام ناصر آباد

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ عید ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہے کہ کس طرح قربانیوں سے قومیں بنتی ہیں اور کس طرح عیاشیوں سے قومیں مرتی ہیں جس طرح موت ایک ایسی چیز ہے جو ہر انسان پر آتی ہے مگر پھر بھی لوگ اسے یاد نہیں رکھتے۔ اسی طرح قومی تباہی بھی ایسی ہے جو ہر قوم پر آتی ہے مگر پھر بھی کوئی قوم اسے یاد نہیں رکھتی۔ یہ ایسا سبق ہے جسے آج تک کبھی کسی نے یاد نہیں رکھا۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے بھیڑوں میں سے جب اگلی بھیڑ کوئی کام کرے تو دوسری بھیڑ بھی وہی کام کرنے لگتی ہے۔ جو پہلی نے کیا ہوتا ہے۔ اگر آگے گڑھا ہو اور پہلی بھیڑ اس میں گر جائے تو دوسری بھی اسی میں گرتی ہے اور تیسری بھی اس میں گرتی ہے یہاں تک کہ چرواہا انہیں ہٹائے تو وہ ہٹتی ہیں ورنہ اسی میں گرتی چلی جاتی ہیں۔

علم حیوانات کے ماہرین

نے ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھا۔ کہ بھیڑوں کے گلّے کے آگے دو آدمی ایک رسّی پکڑ کر بیٹھ گئے اور گیارہ انچ انہوں نے اس رسّی کو اونچا رکھا۔ جب بھیڑیں وہاں پہنچیں تو پہلے پہلی بھیڑ کودی پھر دوسری کودی اور اس کے بعد تیسری کودی۔ دو تین بھیڑوں کے کودنے کے بعد انہوں نے رسّی ہٹالی۔ مگر ہزار بھیڑ اسی طرح کودتی چلی گئی۔ جب بھی کوئی بھیڑ وہاں پہنچتی تو وہ کود کر اس جگہ سے گذرتی۔ گویا اپنے خیال کے نتیجہ میں وہ ایسی اندھی ہو جاتی ہیں کہ دیکھتی نہیں کہ واقعہ کیا ہے؟ یہی حال قوموں کا نظر آتا ہے۔ جب کوئی قوم غریب ہوتی ہے ناتوان ہوتی ہے۔ کمزور ہوتی ہے اور اس کے افراد دولتمند قوموں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بڑے بڑے محلات بنائے ہوئے ہیں بڑے بڑے تکلفات کے سامان ان میں موجود ہیں۔ آٹھ آٹھ دس دس نوکر ایک ایک شخص کے ہیں۔ انہوں نے وردیاں پہنی ہوئی ہیں پیٹیاں باندھی ہوئی ہیں اور جب وہ گھر کے دروازہ پر پہنچتا ہے تو وہ اسے سلام کرکے بڑی عزت سے بٹھلاتے اور اسکی خدمت کیلئے آگے پیچھے دوڑتے ہیں۔ تو بجائے یہ خیال کرنے کے کہ یہ قوم تباہی کی طرف جارہی ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اگر مجھے دولت ملی تو میں بھی اسطرح کروں گا۔ وہ دیکھتا نہیں کہ یہ اس قوم کی

موت کی علامت

ہے۔ جب قومیں مرنے لگتی ہیں تو اسی طرح کرتی ہیں اور اگر وہ اس طرح نہ کریں، تو مریں کیوں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ توبہ کرے اور کہے کہ یہ مرنے لگے ہیں اور خدا کا شکر کرے اور اب ان کی گدّی پر بیٹھنے کے لئے میری باری آئی ہے۔ وہ انہی کی نقل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس طرح خود بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ پہلے انگریز آئے تو وائسرائے تک کی تنخواہ ہزار روپیہ ہوئی مگر اب ڈپٹی کمشنر کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ہوگئی تھی۔ اسی طرح انگلستان سے جو سپاہی آئے ان کو صرف تین روپے ہفتہ کے ملتے تھے یعنی بارہ روپے ماہوار۔ ہمارے ہندوستانی سپاہی کی تنخواہ بعد میں اس سے زیادہ ہوگئی تھی۔ یعنی آج سے پندرہ سولہ سال پہلے اُسے اٹھارہ روپے ماہوار ملتے تھے مگر وہ چھ ہزار میل سے اپنا وطن چھوڑ کر آتا اور اسے تین روپے ایک ہفتہ کے ملتے اور وہ بھی یکمشت نہیں بلکہ ایک روپیہ ہفتہ وار ملتا اور دو روپے سرکاری خزانہ میں جمع رکھے جاتے اور کہا جاتا کہ یہ روپیہ اس لئے جمع کیا جارہا ہے تاکہ جب تم واپس جاؤ۔ تو اپنے بیوی بچوں کے لئے جاؤ۔ مگر اس وقت ساری دنیا میں انگریز پھیلتے چلے جاتے تھے۔ ان میں دلیری بھی تھی۔ طاقت بھی تھی۔ ہمت بھی تھی۔ مگر جب دولت آئی اور ترفّہ پیدا ہوا تو ان کی

تنخواہیں بڑھنی شروع ہوئیں

اور یا تو پہلے انگریز گھوڑے پر سوار ہو کر سارا سارا دن دھوپ میں پھرتا رہتا تھا۔ اور اس کے ماتحت اسے کہتے تھے کہ صاحب کچھ آرام بھی کر لیجئے۔ اور یا پھر ڈاک بنگلے بن گئے۔ جن میں وہ آرام کرتے۔ اب سارا دن پنکھے چل رہے ہیں۔ برفیں آرہی ہیں۔ شرابیں پی جارہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں ہمت نہ رہی اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کو پکڑ کر نکال دیا۔ گاندھی جی نے اعلان کیا تھا کہ اگر تم سارے ہندوستانی اکٹھے ہو جاؤ۔ تو تم ان لوگوں کو جبراً یہاں سے نکال سکتے ہو اور سمندر سے پرے دھکیل سکتے ہو۔ لوگوں نے سمجھا کہ گاندھی جی کوئی معجزہ دکھانے لگے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ گاندھی جی اپنے ملک کے لوگوں کے متعلق تو سمجھتے ہی تھے کہ وہ غافل اور سست ہیں۔ لیکن وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ انگریز مر چکے ہیں۔ اور اب ان کی لاش کو پھینکنا کوئی مشکل کام نہیں۔ رستم کی لاش بھی اسی طرح اٹھا کر پھینکی جاسکتی ہے۔ جس طرح ایک کتے کی لاش۔ گاندھی جی کی ذہانت اور ہوشیاری یہ تھی کہ وہ یہ سمجھ چکے تھے کہ انگریز اب مر چکا ہے اور نیم جان ہندوستانی بھی اسے

...ٹھکر پھینک سکتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ انگریز کو ہندوستان نے ہی اٹھا کر نہیں پھینکا۔ سیلون نے بھی اسے پھینکا۔ برما نے بھی اسے پھینکا۔ مصر نے بھی اسے پھینکا۔ ایران نے بھی اسے پھینکا۔ عراق نے بھی اسے پھینکا۔ غرض تمام ملکوں کے لوگوں نے اسے اپنے اپنے ملکوں سے نکال دیا۔ آخر سمٹ سمٹا کر وہ انگلستان میں محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ اور پھر کچھ مدت کے بعد ممکن ہے ان کی ایسی ہی حالت ہو جائے جیسے ابتداء میں تھی کہ چمڑے کے تہہ بند باندھا کرتے تھے۔ اور ننگے جسم رہا کرتے تھے۔ یا اگر یہ زمانہ نہ آئے تو اس کے قریب قریب ان کی حالت پہنچ جائے۔

گاندھی جی کی عقلمندی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ نہیں تھی کہ انہوں نے ہندوستان کو زندہ کیا۔ ان کی عقلمندی یہ تھی کہ انہوں نے دیکھ لیا کہ انگریز مر چکا ہے اور اب ذرا سے اتحاد کی ضرورت ہے۔ اگر ہندوستانی اکٹھے ہو جائیں تو وہ ان کو بڑی آسانی سے نکال سکتے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں اب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ یورپ کے پاس دولت ہے۔ مگر روس کے پاس دولت نہیں۔ اور اس نے لوگوں میں یہ شور مچایا ہوا ہے کہ ہم ساری دنیا کو کھانا دیں گے اور وہ لوگ جو بھوکے مرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر روس کو جگہ ملے تو ہمیں کھانے کے لئے روٹی میسر آ جائے گی۔ حالانکہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ روسی نظام میں کوئی برتری ہے وہ غلطی کرتے ہیں۔ اگر روس کو دنیا میں نفوذ کا موقع مل جائے تو وہ بھی وہی کچھ کرے گا جو انگریز کرتے رہے ہیں۔ اور اسی طرح اس نے دنیا کی دولت سے فائدہ اٹھانا ہے۔ جس طرح انگریز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں غرض ایک قوم کے بعد دوسری قوم مرتی چلی جاتی ہے۔ مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتی۔ جب ایک قوم کے بعد دوسری قوم کی باری آتی ہے۔ تو اس کے افراد بھی چاہتے ہیں کہ ہم اسی [illegible] اسی طرح گائیں اسی طرح شرابیں پیئیں جس طرح پہلی قوم کیا کرتی تھی پھر خدا اسے تباہ کر دیتا ہے۔ اور کسی اور قوم کو بھیج دیتا ہے۔ غرض انسانوں کی موت پر ان کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے۔ انسانوں کی موت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ تیز بخار ہو گیا یا تیز کھانسی ہو گئی یا انتڑیوں میں سے خون آنے لگ گیا یا شدید پیچش ہو گئی۔ اور

قوموں کی موت کی علامت

یہ ہوتی ہے کہ ان کے پاس دولت بہت ہوتی ہے مگر ان کو اس دولت کے خرچ کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا وہ اسے زیادہ سے زیادہ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں۔ اچھے سے اچھا کھانا کھاتے ہیں۔ اچھے سے اچھا لباس پہنتے ہیں۔ اچھے سے اچھے مکانات میں رہتے ہیں۔ اچھے سے اچھا فرنیچر رکھتے ہیں اور رات دن ترفہ اور آرام طلبی میں بسر کرتے ہیں۔ محنت کی عادت ان میں نہیں رہتی کام کی عادت ان میں نہیں رہتی یہ ساری علامتیں اس کی موت کی ہوتی ہیں جس طرح انسانی جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر ہوتا ہے اسی طرح قوم کی زندگی اور اس کی موت کی گھڑیاں معلوم کرنے کا یہ تھرمامیٹر ہوتا ہے۔ جب تم دیکھو کہ کسی قوم میں ترفہ پیدا ہو گیا ہے اور کام کی عادت اس میں نہیں رہی تو سمجھو کہ اس کا پارہ حرارت بہت بڑھ گیا ہے۔ اور وہ موت کے قریب پہنچ گئی ہے۔

عید الاضحیہ ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا بیٹا

خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت

ایک جنگل میں جا کر رکھ دیا۔ یہاں ناصر آباد میں اگر تمہارا لڑکا ذرا بڑا ہو جائے اور وہ ابتدائی تعلیم حاصل کرے۔ تو تم کہتے ہو کہ ہم اسے کنری بھجوائیں گے۔ کنری والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو میرپور خاص بھجوائیں گے۔ میرپور خاص والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو کراچی بھجوائیں گے۔ کراچی والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو انگلینڈ بھجوائیں گے غرض اوپر کی طرف جاتے ہو لیکن ابراہیمؑ جہاں رہتے تھے گو وہ بھی ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ مگر انہوں نے اپنے بچے کو اس جگہ سے بھی نکال کر وہاں جا کر رکھا جو ایک وادی غیر ذی زرع تھی۔ جہاں نہ کھانے کا کوئی سامان تھا نہ پینے کا کوئی سامان تھا تا کہ اس میں محنت کی عادت پیدا ہو۔ کام کی عادت پیدا ہو۔ قربانی کی عادت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے کو اس طرح ایک جنگل میں جا کر چھوڑ دینا گو ظاہر میں اسے اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا تھا۔ مگر

فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ

ہم نے اسمٰعیلؑ کا فدیہ ایک بہت بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا۔

بعض لوگ غلطی سے اس کے یہ معنی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیلؑ کے بدلے ایک مینڈھا قربان کروا دیا حالانکہ یہاں ذبح عظیم کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں بہت بڑی قربانی اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو بڑی بڑی قومیں سمجھی جاتی تھیں ہم نے ان کو ابراہیمؑ کی نسل پر قربان کر دیا۔ بڑے لوگ تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ مگر وہ قوم جو بھوکی رہنے کی عادی ہو۔ جب اس کے غلبہ کا وقت آتا ہے تو وہ بڑی بڑی حکومتوں کا تختہ الٹ دیتی ہے۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو حقیقی معنوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربان کرنا چاہا اور اس نے ایک ایسی جگہ اسے پھینکا جہاں نہ کھانا تھا نہ پانی اور جہاں اس کے زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں تھی ہم نے اس کی اس قربانی کو دیکھا اور کہا کہ اب اس کے بدلہ میں ایک بہت بڑی قربانی پیش کی جائے گی۔ چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو اسمٰعیلؑ کی نسل میں سے تھے۔ کس طرح عرب نکلے اور انہوں نے قیصر و کسریٰ کو کاٹ کر رکھ دیا۔ گویا بجائے اس کے کہ

اسمٰعیلؑ کی نسل

بھوکی مرتی اس نے بڑی بڑی دولتوں اور شانوں والی حکومتوں کو تباہ کر دیا۔ قومی ترقی درحقیقت ٹڈی دل کی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح ٹڈیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگلوں میں پلتی ہیں اور جب ان کی غذا ختم ہو جاتی ہے تو وہ اڑتی ہیں اور بڑے بڑے سرسبز و شاداب کھیتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں۔ اسی طرح جو قومیں صحیح اصول پر چلنے والی ہوتی ہیں وہ غربت سے گذارے کرتی ہیں۔ محنت اور قربانی سے کام لیتی ہیں۔ مگر جب لوگ پھر بھی ان کو جینے نہیں دیتے اور انہیں مارنے کے لئے اٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ظلم کرنے والوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ غریب اور کمزور سمجھے جانے والے دنیا پر غالب آجاتے ہیں۔ جب عرب کے لشکر نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کے بادشاہ نے اس خبر کو سن کر کہا کہ یہ جھوٹی خبر ہے۔ میں کس طرح مان لوں کہ وہ عرب جن میں ہمارے دس سپاہی بھی جاتے تو سارے ملک کو آگے لگا لیتے تھے اس نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ لوگوں نے کہا خبر درست ہے واقعہ میں ہم پر حملہ ہو چکا ہے۔ اس نے کہا اچھا ان کے چند لیڈر بلواؤ۔ تاکہ میں ان سے خود بات کروں اور پوچھوں کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ وہ گئے اور صحابہؓ نے ایک وفد تیار کر کے بادشاہ کی ملاقات کے لئے بھجوا دیا۔ جب صحابہؓ کا وفد پہنچا تو بادشاہ نے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے میرے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ تم میں یہ جرأت کس طرح پیدا ہوئی تم وہ ہو جو ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ نہ تمہارا

کھانا اچھا تھا نہ پینا

نہ تمہارا لباس اچھا تھا۔ تم ننگے پھرتے تھے۔ اخلاق تم میں تھے ہی نہیں ماؤں سے تم نکاح کر لیتے تھے۔ تمہیں کیا سوجھا کہ تم حملہ کے لئے آ گئے۔ اگر تم پر غربت کا بہت ہی دور آ گیا ہے تو میں تم میں سے ہر افسر کو دو دو اشرفی اور ہر سپاہی کو ایک ایک اشرفی دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم روپیہ لو اور واپس چلے جاؤ۔ اس زمانہ میں گو روپیہ کی بڑی قیمت تھی۔ مگر پھر بھی پتہ لگتا ہے کہ اس کی نگاہ میں عربوں کی کیا حیثیت تھی عرب کا جو لشکر ایران پر حملہ آور ہو رہا تھا۔ اس کی حیثیت ایران کے بادشاہ کے نزدیک یہ تھی کہ وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں ان کو پندرہ پندرہ روپے دے دوں۔ تو یہ واپس جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اب پینتالیس روپے ماہوار اور راشن سپاہی کو ملتا ہے مگر وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں انہیں صرف پندرہ پندرہ روپے بھی دے دوں گا۔ تو یہ واپس چلے جائیں گے اور کہیں گے کہ اچھا اب ہم چلتے ہیں تو ایران کے بادشاہ کے نزدیک عربوں کی حیثیت اتنی ہی تھی۔ مگر جو اس وفد کے سردار تھے انہوں نے کہا تم جو کچھ کہتے ہو ٹھیک ہے ہم ایسے ہی تھے۔ ٹڈیاں کھاتے تھے مردار کھاتے تھے۔ ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے ہم میں اپنا رسول بھیج دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری حالت بدل چکی ہے اور ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تمہارے ملک پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

بادشاہ کو غصہ آیا

اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ مٹی کا ایک بورا لاؤ اور اس کے سر پر رکھ دو۔ باقی صحابہؓ کو غصہ آیا کہ یہ ہمارے امیر کی ہتک کرتا ہے مگر وہ ہنس پڑا۔ اور اس نے کہا انہیں مٹی کا بورا امیر کے سر پر رکھنے دو۔ جب انہوں نے مٹی کا بورا اس کے سر پر رکھ دیا۔ تو وہ دربار سے بھاگے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ بادشاہ نے ایران کی زمین اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے۔ مشرک بڑا وہمی ہوتا ہے۔ اب تھا تو یہ ایک لطیفہ مگر وہ گھبرا گیا اور اس نے سمجھا کہ یہ تو بڑی بدشگونی ہوئی چنانچہ اس نے حکم دیا کہ دوڑو اور ان کو پکڑ کر واپس لاؤ۔ مگر عرب لوگ گھوڑے کی سواری کے بڑے مشتاق ہوتے ہیں وہ دربار سے نکلے تو انہوں نے اپنے گھوڑوں کو ایڑیاں لگائیں اور وہ کہیں سے کہیں نکل گئے۔ یہ کیفیتیں تھیں صحابہؓ کی۔ دنیا حیران تھی کہ یہ لوگ کہاں سے آ گئے۔ جس طرح ٹڈی آتی ہے تو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ کوئی روس کے میدانوں سے آتی ہے کوئی چین کے میدانوں سے آتی ہے۔ کوئی عرب کے میدانوں سے آتی ہے۔ اور وہ سارے علاقہ پر چھا جاتی ہے۔ اتنا چھوٹا سا جانور ہوتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں لوگ عاجز آ جاتے ہیں اور پھر اس کی نسل میں خدا تعالیٰ نے اتنی بڑھوتی رکھی ہے کہ جہاں بیٹھی اور اس نے انڈے دیئے وہیں اگلے سال پھر ٹڈی پیدا ہو جاتی ہے اور فصلوں کو تباہ کر دیتی ہے یہی علامت بڑھنے والی قوموں کی ہوتی ہے۔ لوگوں کا ایک ایک بچہ ہوتا ہے تو ان کے آٹھ آٹھ ہوتے ہیں۔ غرض

قوموں کی ترقی کا راز

صرف قربانیوں میں ہے۔ مگر بہت سے لوگ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے پہلے قدم پر ہی گر جاتے ہیں اور ان کی حالت بالکل ایسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

"اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے"

لیکن جو لوگ قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں وہ اس زمانہ کو دیکھتے ہیں جس میں ان کی قربانیوں کا بدلہ ان کو ملتا ہے۔ ایران کے بادشاہ نے صحابہؓ کو صرف ایک ایک پونڈ دینا چاہا۔ مگر جو صحابہؓ کو ملا۔ اس کے مقابلہ میں بھلا پونڈ کی کیا حیثیت تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب وہ فوت ہوئے تو باوجود اس کے کہ وہ اس قدر صدقہ و خیرات کرنے والے تھے کہ سارے عرب میں مشہور تھے پھر بھی ان کے ورثاء کو لاکھوں روپیہ ملا۔ تو اللہ تعالیٰ غلبہ کے موقعہ پر قوموں کو بہت کچھ دیتا ہے۔

لیکن اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اس کی عادت میں یہ بات داخل ہو کہ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی بجائے وہ اس روپیہ کو دین پر خرچ کرے۔ غرباء پر خرچ کرے۔ صدقہ و خیرات میں دے۔ یہ تو بے شک شریعت کہتی ہے کہ جب تمہیں دولت ملے تو تمہارے جسم اور چہرہ پر بھی اس کے کچھ آثار ہونے چاہئیں۔ مگر وہ "کچھ آثار" ہی کہتی ہے۔ یہ نہیں کہتی کہ ساری دولت اپنے نفس کے لئے خرچ کرنی شروع کر دو۔ اور اچھے کھانے اور اچھے پینے میں مشغول ہو جاؤ۔ لیکن بے وقوف اور نادان انسان اس وقت کے آنے سے پہلے بھر جاتا ہے اور اس کی مثال ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے

ہمارے ملک میں مشہور ہے

"بھوکے جٹ کٹوری لبھی۔ پی پی پانی پھریا"

بھلا ایک کٹوری کی بادشاہوں کی دولتوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔ مگر وہ صرف کٹوری کی ملنے پر ہی اتنا مغرور ہو جاتا ہے۔ کہ کبھی اس گھر میں جاتا ہے اور یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ ان کے گھڑے سے پانی پینے لگ جاتا ہے کبھی دوسرے گھر میں جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے اور یہ بتانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ اس میں ان کے سامنے پانی پیتا ہے جو قوم اتنے بڑے وعدوں کے ہوتے ہوئے ایران کے بادشاہ کے پونڈ یا ایک کٹوری پر مرنے لگتی ہے اس کے متعلق کیا امید کی جاسکتی ہے کہ وہ بڑھے گی۔ وہی قوم بڑھتی ہے جو خدا تعالےٰ کے وعدوں کو اپنے سامنے رکھتی ہے جو سمجھتی ہے کہ ہم نے اخلاق اور روحانیت کے ساتھ دنیا کو فتح کرنا ہے اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ ویسی ہی قربانی بھی کرتے ہیں۔ اور ویسی ہی محنت بھی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جب نیا نیا دعویٰ فرمایا۔ تو مولوی برہان الدین صاحب جو اہلِ حدیث میں سے تھے اور ان کے لیڈر تھے۔ انہوں نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر سنا شاید انہوں نے

براہین کا اشتہار پڑھا

یا آریوں اور عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود انہیں جاکر دیکھ آؤں چنانچہ وہ قادیان پہنچے مگر ان دنوں حضرت مسیح موعودؑ قادیان میں نہیں تھے بلکہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔ غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضرت مسیح موعودؑ چلہ کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے وہ قادیان سے ہوشیارپور پہنچے مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دے دی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازہ پر بٹھایا ہوا تھا کہ وہ نگرانی رکھیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں یہ وہاں پہنچے اور انہوں نے منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو مگر انہوں نے نہیں مانا آخر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا کہ مجھے صرف چق اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کروں گا لیکن حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی مگر اللہ تعالےٰ نے چونکہ ان کی خواہش کو پورا کرنا تھا اس لئے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا میاں حامد علی! تم فلاں چیز لے آؤ وہ اسطرف چلے گئے اور انہیں موقع میسر آگیا یہ چوری چوری گئے اور انہوں نے چق اٹھا کر حضرت صاحب کو دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور جلدی جلدی کمرہ میں ٹہل رہے تھے یہ عام انسان کی نظر میں بہت معمولی بات ہے۔ مگر

صاحب عرفان کی نگاہ میں

یہ بڑی بات تھی انہوں نے آپ کو دیکھا اور واپس آگئے لوگوں نے آپ سے پوچھا مولوی صاحب آپ نے کیا دیکھا۔ انہوں نے کہا۔ اس نے بہت دور جانا ہے۔ یہ کمرے میں بھی تیز تیز چل رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" جس نے جینا ہوتا ہے اس میں جینے کے آثار پائے جاتے ہیں اور جس نے مرنا ہوتا ہے اس میں مرنے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انگریز بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو کون نکال سکتا ہے۔ فرانسیسی بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو انڈو چائنا سے کون نکال سکتا ہے۔ کسی زمانہ میں ہسپانیہ والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہسپانیہ سے کون نکال سکتا ہے۔ مسلمان بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہندوستان اور چین وغیرہ سے کون نکال سکتا ہے مگر آخر نکل گئے۔ یہ موت ہے جو ایک کے بعد دوسری قوم پر آئی۔ اور کسی قوم نے پہلی قوم سے عبرت حاصل نہیں کی۔ انفرادی موت سے بچا نہیں جاسکتا۔ لیکن قوم کی موت سے بچا جاسکتا ہے اگر وہ زندہ رہنے کی کوشش کرے۔ مگر آج تک کسی قوم نے یہ کوشش نہیں کی۔ جو بھی آتا ہے وہ فوراً زہر کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور موت کو قبول کر لیتا ہے۔"

(الفضل ۵ رجولائی ۱۹۵۷ء)

اسلام کی اصل روح اور حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے عین مطابق اپنی اولاد کو اور آپکی بزرگ اولاد نے آگے اپنی اولاد کو یہ نصیحت کی کہ دیکھو ایک دین اور شریعت تمہارے لئے چنی گئی ہے ...... اس لئے تم اپنی زندگی میں کبھی بھی ایسی حالت میں نہ رہنا کہ تمہارے اوپر ایک موت وارد نہ ہو رہی ہو ہر حال میں موت کا چولہ تمہارے اوپر نظر آنا چاہیئے۔ پس

اسلام کی روح

جیسا کہ قرآن کریم میں اور جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر قرآن میں بیان ہوا ہے یہ ہے کہ جسطرح ایک بکرا اپنی گردن قصائی کی چھری کے نیچے رکھ دیتا ہے اسی طرح انسان اپنے وجود کو خدا تعالےٰ کے مطالبات کی مبارک چھری کے نیچے رکھ دے۔ گویا اسلام کے معنی ہیں اپنی تمام خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی رضا کو کلی طور پر قبول کر لینا اور خدا کی ذات میں گم ہو کر فنا کی ایک کیفیت اپنے اوپر وارد کر کے ایک خاص قسم کی موت کو قبول کر لینا اس موقع پر جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے۔ ہم یہ محاورہ بھی بول سکتے ہیں کہ اپنی مرضات سے ننگے ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کا احرام باندھ لینا اور فنا فی اللہ اور فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو چولہ ہے اس میں اپنی زندگی گذارنا اور خدا کے لئے اور اسکی رضا کے حصول کیلئے ایک موت کو جو ہر وقت کی موت ہے قبول کرنا اور ایک ایسی زندگی جس پر کبھی موت نہیں آتی اسے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حاصل کرنا۔ یہ ہے

اسلام کی اصل حقیقت

جس پر قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۲۲/۸/۸۰ بروز جمعہ مسجد احمدیہ گوجرانوالہ شہر میں تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس سے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے ازراہ نوازش تشریف لا کر خطاب فرمایا۔

تربیتی کلاس کا پہلا اجلاس مکرم خلیل احمد سولنگی قائد ضلع گوجرانوالہ کی زیر صدارت ہوا جس میں محترم قائد صاحب ضلع نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے اس اجتماع کی غرض بیان کی بعدہٗ تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، تقریر اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے

دوسرا اجلاس محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم محمود احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا اس اجلاس سے محترم مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خطاب کیا آپ نے اپنے خطاب میں صحابہؓ کا عشق رسولؐ کے بارہ میں ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے خدام سے خطاب کیا انہوں نے خدام کو مختلف امور کے بارہ میں توجہ دلائی بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے علمی مقابلوں میں اوّل آنیوالے خدام میں انعامات تقسیم کیے اور یہ اجلاس ختم ہوا

تیسرا اور آخری اجلاس بعد از نماز جمعہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی زیر صدارت منعقد ہوا اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم فضل احمد شاہد مربی سلسلہ نے کی اس کے بعد محترم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ نے خطاب کیا بعد ازاں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے خطاب کیا آپ نے "غلبۂ اسلام اور ہماری ذمہ داری" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہماری ذمہ داری آج پہلے سے بڑھ گئی ہے اس لیے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننا چاہیے آخر میں محترم امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا بعد از دعا یہ تربیتی کلاس ختم ہوئی اس کلاس میں ۱۲ مجالس کے ۱۸۵ خدام نے شرکت کی کل حاضری ۲۵۶ تھی

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری طور پر ستے مخلص، محنتی اور دیانت دار مراقبین کی ضرورت ہے جو کہ مجالس کا دورہ کرکے مجالس کے حسابات چیک کریں وصولی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ مجالس خدام الاحمدیہ کی تربیتی ضروریات بھی پوری کرنے کی اہلیت اور تقریر کا بھی ملکہ بھی رکھتے ہوں سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے حضرات مکرم امیر صاحب/ صدر صاحب مقامی اور امیر صاحب ضلع کی سفارش کے ساتھ مورخہ ۲۵ اکتوبر تک درخواست دیں

تنخواہ اور الاؤنس صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ اکتوبر میں کتاب لیکچر سیالکوٹ، ماہ نومبر میں کتاب جنگ مقدس کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے نیز قائدین کرام نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ۱۵ اکتوبر تک نمائندگان کے اسماء سے مطلع فرما دیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی کی تاریخ میں تبدیلی

انعامی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے" کی آخری تاریخ یکم اکتوبر مقرر کی گئی تھی اب تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں بہت کم تعداد میں مقالہ جات موصول ہوئے ہیں آخری تاریخ اب ۱۵ اکتوبر تک بڑھا دی گئی ہے زیادہ سے زیادہ لجنات اس طرف توجہ دیں مزید تاریخ نہیں بڑھائی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات کی سالانہ رپورٹ

لجنہ اماء اللہ کا مرکزی اجتماع دیر سے ہونے کی وجہ سے باقی لجنات بھی اپنا اجتماع لیٹ کر رہی ہیں لیکن اس کا اثر سالانہ رپورٹ پر نہیں پڑنا چاہیے تمام لجنات کی سالانہ رپورٹ کی دو عدد کاپیاں ۱۵ اکتوبر سے قبل دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیے اس کے بعد آنیوالی رپورٹوں پر غور نہیں کیا جائیگا

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ کے مقابلوں میں حصہ لینے والی لڑکیوں کے نام ۳۰ اکتوبر تک دفتر لجنہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ لیکن اجتماع میں شامل ہونیوالی ممبرات کی تعداد صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے ۳۰ اکتوبر تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ زوجہ مرحوم ٹھیکیدار چوہدری محمد عالم صاحب آف فتح پور ضلع گجرات مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۰ء بوقت شام اس دور فانی سے نہایت مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں خوش اخلاق۔ مہمان نواز اور خاص طور پر پڑوسیوں کے ساتھ حسن احسان کے ساتھ پیش آتی تھیں اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے

مرحومہ عزیزم مبشر احمد تبسم فرینکفورٹ مغربی جرمنی کی پھوپھی تھیں اور عزیزم لئیق احمد گجر لشیر آباد حیدرآباد سندھ کی اکلوتی خالہ تھیں

غم زدگان

(عبداللطیف کسٹم آفیسر کراچی لیفٹیننٹ کرنل (ملٹری)

عزیز احمد گجر راولپنڈی و غلام سرور لندن حال

فتح پور ضلع گجرات)

سالانہ رپورٹ ۷۸-۷۹ء

سالانہ رپورٹ ۷۸-۷۹ء دفتر لجنہ مرکزیہ میں کافی تعداد میں موجود ہے جن لجنات نے ابھی تک سالانہ رپورٹ نہیں خریدی فوری توجہ دیں کیونکہ اس کی اشاعت پر کافی خرچ آیا ہے اگر اس کی قیمت وصول نہ ہوئی تو سارا بوجھ بجٹ پر پڑیگا نیز ہر لجنہ کو بطور ریکارڈ بھی رپورٹ رکھنی چاہیے جو نئی لجنات ہیں وہ بھی رپورٹ منگوائیں تا کہ پتہ لگے کام کس طرح کرنا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہول سیل کی
ایک نئی شاخ
الفردوس شال ہاؤس
لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸ ٭ گھر فون نمبر ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

دوا
تدبیر ہے اور
دعا
اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد
اصولی علاج کے لئے
مطب
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر:۔ ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما بزنس ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائداعظم
لاہور
فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں
۳۸۔ نبت سنٹر۔ بندر روڈ۔ کراچی
فون نمبر:۔ ۷۴۶۰۹

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور
نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد
اعتماد ادارہ
الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
EL-KEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو
پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن
پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن۔ پی۔ آئی
ڈی سی۔ ای اور آئل اینڈ گیس
ڈویلپمنٹ کارپوریشن
کی
خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن پر
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
تشریف لائیں
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ھوالشافی
کسی بھی مرض کا نام لکھ کر آپ اس
مرض کی کیور (CURE) ۱۵/-
روپے میں ڈاک خرچ ۵/- یعنی کل
۲۰/- روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔
دمہ کیلئے استھما کیور (ASTHMA CURE)
بواسیر کیلئے پائلز کیور (PILES CURE)
ذیابیطس کیلئے ذیابیطیز کیور (DIABETES CURE)
۱۲۶ کیورز کی فہرست اور تفصیلی
پرائس لسٹ مفت۔
کیور ٹیو ہیڈلین
(ڈاکٹر راجپر ہومیو
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر:۔ ۶۰۷ / ۶۰۶

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب گول بازار ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگتا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
باعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر نمبر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو یاد رکھیں

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعائت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گلنیت روڈ لاہور فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:- ملک عبد اللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

آپ کی اپنی دکان
نفیس زری ہاؤس
ہمارے ہاں لیڈیز سپیشلسٹ ٹیلرز
سلمہ ستارہ، زری اور عام کڑھائی
کا اعلیٰ معیار کا کام مناسب دام پر
کروائیے آزمائش شرط ہے۔
نفیس زری اینڈ ٹیلرز کالج روڈ ربوہ

• دیانت • خدمت • صداقت
مومن اسٹیٹس
پراپرٹی ڈیلر ربوہ
کا نصب العین ہے۔ ہر قسم کے پلاٹس
مکانات، کوٹھیاں، زرعی زمین خریدنے
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
خواجہ عبد المومن پروپرائٹر مومن اسٹیٹس پراپرٹی
ڈیلر بالمقابل مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ فون نمبر ۵۱۷

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی
کمانیوں اور ہر قسم کی نیز کاروں جیپوں
کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

تین سال سے آپ کی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و
فروخت کے لئے آپ کی خدمت
کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

آپ کی اپنی دوکان مشہور جیولرز
"احمدیہ فضل عمر جیولرز"
کچہری بازار نزد یونائیٹڈ بنک اوکاڑہ
پروپرائٹر:- میاں غلام رسول
میاں غلام مصطفیٰ میرک والے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

آپ کو معلوم ہو
کہ
مشہور دواخانہ
رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان